هو الذي جعل الشمس ضياء والقمر نورا وقدره منازل لتعلموا عدد السنين والحساب

هٰذه رسالة تفضي الى الصواب في المناظرة بين الصائمين والمفطرين ناشئة عن الاختلاف

والمجادلة داعية الى المصالحة بين اهل الدين ارخت بالاسم الذي سميت

خير المقال في بيان احكام الهلال

١٣٣٢

اعلحضرت نواب مير عثمان علي خان نظام الملك آصفجاه بهادر [illegible] ابن السلطان [illegible] امام المسلمين السلطان المعظم والخاقان الافخم

الراجي لعطاء الرحمن والمعتصم بفضل الرحمن والطالب لشفاعة حبيب الرحمن

ابو سعيد محمد رحمت الله من الكارم حفظه الله المنتظم المحكمة المحلات العالية السلطانية النظامية



الحمد لله الذي خلق السموات والارض وكانتا رتقا

جمیع حمد ثابت ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے جسنے زمین و آسمانوں کو پیدا کیا اور تھے وہ دونوں بلا خرق

ففتقهما وبضياء القمرين الدائرين انارهما يولج الليل

پس ہاتھ بستہ اور وہ کشادہ کردیا انکو دور کرنیوالے مہر و ماہ کے ضیا سے انکو روشن کردیا رات کو دن میں

في النهار والنهار في الليل فتارة يطول الليل واخرى يطول النهار بالمقدار

داخل کرتا ہے اور دنکو رات میں تو روز دن کی کمی و زیادتی ہے کبھی رات دراز ہوتی کبھی دن بمقدار

87

فسبحان من جعل الشمس ضیاء والقمر نورا یالاکمل

پس پاک ہے وہ ذات جسنے آفتاب کو ضیا بخشا اور اوسکے نور سے چاند کو مکتسب کیا

وقدرہ منازل لنعلم عدد السنین والحساب والصلوٰۃ

اور مقدر کیا اوسکے منزلان تا کہ ہم سال اور حساب کو جانین اور رحمت کاملہ

والسلام علی رسول کان وجودہ مقدما وبعثہ تالیا

اور سلام اوس رسول پر جنکا وجود مقدم اور انکا مبعوث ہونا اخیر ہوا

الذی قال الشہر ہکذا ہکذا ہکذا مرتین مع تبسیط انامل

حضرت نے فرمایا جینا ایسا ایسا ایسا دوبار ہر دو ہاتھ کے انگلیان کشادہ کرکے

الیدین وتارۃ مع قبض الابہام فظہر لنا ان الشہر یکون ثلثین

اور ایکبار انگوٹھا بند کرکے پس ظاہر ہوا ہمارے لیے تحقیق کہ مہینا تیس روز کا

او تسعۃ عشرین بعدد الایام وہو الذی قال فی فضلہ

یا اونتیس کا ہوتا ہے روزون کے شمار سے اور وہی آپ نے فرمایا اوسکے فضیلت مین

شہرا عید لاینقصان المراد منہ انکانا فی العدد ناقصین

عید کے دو مہینے ناقص نہین ہوتے ہین اس سے مراد ہے اگر گنتی مین ناقص ہون تو

فهما في الاجر كاملين او انهما في العام الواحد

پس وہ دونوں ثواب میں کامل ہوتے ہیں یا وہ ہر دو ایک ہی سال میں

لا یکون کلیهما ناقصین فیا اهل الاسلام والایمان ویا سالکی

ناقص نہیں ہوتے پس اے صاحبان اسلام وایمان اور ہدایت

طریق الهدایة والایقان هذه واقعة عجیبة وسانحة غریبة

ویقین کا راستہ چلنے والے یہہ نادر واقعہ وغریب سانحہ ہے

وقعت فی بلدة حیدرآباد الدکن صانها الله عن آفات

جو حیدرآباد دکن میں جسکو اللہ زمانہ کے آفتوں سے محفوظ رکھے واقع ہوا

الزمن فی یوم الاحد التاسع والعشرین من رمضان عشیة

رمضان کی انتیسویں تاریخ اتوار کے روز زوال کے بعد

من عام الثنتین والثلثین بعد الالف والثلثمائة من الهجرة النبویة

سن تیرہ سو بتیس ہجری میں

علی صاحبها ازکی الصلوة والتحیة حیث صار اهل الاسلام فی عید فطرهم

جسکے صاحب پر پاک درود اور تحفہ عید فطر کے روز میں اہل اسلام دو فریق ہوئے

فرقتين بعضهم صائمون والبعض الاخر مفطرون
بعض انکے روزہ دار اور دوسرے بعض افطار کرنے والے

وكل حزب منهم يشنع ويطعن ويشين على الحزب الاخر
اور ہر ایک گروہ اپنے خلاف پر دوسری گروہ کو طعن اور تشنیع اور عیب جوئی کرتے تھے

ولم يرعوا ان يصدق فيهم قوله تعالى كل حزب بما لديهم
اور نہیں خوف کرتے تھے الله کا قول ہر گروہ اپنے پاس جو دلیل ہے اوسپر خوش ہیں

فرحون وتمادوا في الشقاق وعدم الاتفاق حتى كادوا
شاد ہو رہے ہیں اور مخالفت میں درازی کئے اور نااتفاقی میں یہانتک کہ اوردی

ان يتخاصموا ويتشاجروا جهلا وتنكبا عن الصراط المستقيم ميلا
جہالت سے جھگڑا اور خصومت کرنیکے قریب ہوئے اور صراط مستقیم سے باز رہجانے پر مائل ہوئے

استطال السفهاء من كلا الفريقين على من خالفهم بما لا ينبغي
ہر دو طرف کے لوگوں سے بعض کم فہم اپنے مخالف سے ناسزا طور پر طوالت چاہا ہے

ويتنزه العاقل من ذكره ويستحيي وكان الاجدر بكل منهم
اور عاقل اوسکے ذکر سے خجل اور بری ہونا چاہیے اور ہر ایک کو لایق تر یہ تھا

ان لا یفعلوا ما فعلوا بل واجب علیہم ان یعدلوا الی اہل

جو کام کئے نہ کرتے بلکہ اونپر واجب تہا یہہ کہ عالموں کے پاس جاکر

الذکر و یسئلوا فیما للاسلام والمسلمین من اختلاف انہک

پوچہہ لیتے پس افسوس ہے واسطے اسلام اور مسلمین کے اختلاف سے جو ضعیف کر دیا

قوی الوحدۃ الاسلامیۃ وحل الروابط الدینیۃ فلیت شعری

وحدت اسلامیہ کے قوی کو اور کہولدیا بندشش دینیہ کو پس ای کاش تیرے سمجہہ

متی الافاقۃ من ہذہ المخالفۃ ومتی الشعور بالمصابۃ

اس مخالفت سے کس زمانہ مین افاقہ ہوگا اور بحث مین صواب ہوئیگا کب

بہذہ المناظرۃ فاللہ اللہ یا اہل الاسلام علیکم بالدین

شعور ہوگا خوف کرو اللہ سے ای اہل اسلام لازم کرلو تم پر دین

وحبل اللہ المتین فاسمعوا ما یقال بالانصاف ولا تزنوا الی من

اور اللہ کی مضبوط رسّی کو پس جو کچہہ کہ کہا جاتا ہے انصاف سے سنو اور جنکے کہا

قال بالاشنعا التم ما مورین بالمواخاۃ وتتحابوا فی اللہ بالمراعات

اوسکو دیکہہ کر سبکی کرو کیا تم مامور نہین ہو اسلامی برادر ہونیکا اور خالصاً للہ باہم دوستی رکہنے پر مامور نہین ہو

فاذا كان كلا الفريقين المتنازعين من اهل دينكم

پس جو وقت کہ تمہارے اہل دین سے دو فرق باہم یکدیگر جھگڑا کرتے ہیں

فاصلحوا بين اخويكم كما قال الله وان طائفتان من المؤمنين

پس تم اپنے دو بھائیون مین صلح کرو جیسا کہ اللہ فرمایا اور اگر مومنین سے دو طایفہ باہم یکدیگر

اقتتلوا فاصلحوا بينهما الامير فلبيك اللهم امتثالا لامرك

لڑائی مین پس تم صلح کرو اونمین پس حاضر ہوتے ہین حاضر ہونا ای اللہ تیرا فرمان بجالانے کو

اشرع في توضيح طريق المصالحة بالصدق والمناصحة

صدق نیت اور خیر خواہی سے طریق مصالحت کی توضیح شروع کرتا ہون

اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم

پناہ مانگتا ہون اللہ سمیع علیم سے شیطان رجیم کے شر سے

قال الله تبارك وتعالى في كتابه المجيد الذي لا ياتيه الباطل

فرمایا اللہ تبارک و تعالی اپنی بزرگ کتاب مین ایسی کتاب جسکے روبرو

من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد يا ايها الذين امنوا

اور پیچھے سے باطل نہین آتا نازل ہوئی حکیم حمید سے ای ایمان والو

اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم انختار رجال
اللہ کی اور اللہ کی رسول کی اور تم میں جو صاحب حکومت ہیں ان لائق کو جو کیا اختیار کریں ہم

الفوضی والانتشار رووفی الامر من خیار الجماعة ظل الله وخلیفه
غیر مفید العدل اور پراگندہ حالت کو جانا کہ جماعت کے بہترین ظل اللہ اور خلیفہ

رسول الله باسط العدل والامان بین القاصی والدان
رسول اللہ کے عدل و امن کے کشادہ کرنے والے درمیان دور اور نزدیک کے

الخاقان الافخم والامیر المکرم والرئیس المحترم الذی نحن
بادشاہ بزرگ اور امیر بزرگ اور رئیس محترم ایسے کہ ہم جنکے حکومت کے

فی ظل حکومته نستریح وفی کنف حمایته نستریح مبید العصابات
سایہ میں راحت پاتے ہیں اور انکے حمایت کے بازو میں آرام کرتے ہیں توڑنے والے انبار کو

وکابح جماح الغواة مذللت له الصعاب وخضعت لقهره الرقاب
اور روکنے والے گمراہی میں دوڑنے والوں کی آپ کے واسطے سختیاں آسان ہوئے اور جھک گئے انکے قہر سے گردنان

الذی نراه فی طرفة العین یصیر الامیر العاتی فقیرا والفقیر المطیع امیرا
انکو ہم ایسے دیکھتے ہیں کہ پلک مارنے کے عرصہ میں سرکش امیر کو فقیر کر دیتے اور فرمان بردار فقیر کو امیر بنا دیتے

ذلك فضل الله يعطيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

یہہ اللہ کا فضل ہے جسکو کہ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ ہے

تداول اريكة هذه السلطنة وسرير هذه المملكة سلاطين

بادشاہان ذی اکرام تخت سلطنت اور تخت بادشاہت کو دست بدست پاتے

ذوي اكرام ولكنهم لم ينالوا ما نال هذا الملك الرحيم

ولکن یہہ بادشاہ رحیم جسقدر قدرت پائے وہ بادشاہان سلف

من الفوز والاقدام اذا رام مقاصد ومطالب كان

نہ پاسکے آپ جب کوئی مقصد اور مطلب کا قصد کرتے ہیں

مطلوبا لا طالب حازما اتعب السابقين وما تضاءلت

مطلوب خود طالب ہو جاتا ہے آپکے سوا جو سلاطین سابقہ جس چیز کو حاصل کرنیمیں

دونه عزمات من سواه من السلاطين مع ذلك الانهم

بسبب دشواری کے اونکے ہمتان پست ہوئے آپ بآسانی اوسکو احاطہ کرلیے باوجود اسکے تحقیق

عنوا بزخارف الدنيا وذهلوا عن الاخرى ومهدوا

کہ انہونے دنیا کی آرائش کا ارادہ کیے اور آخرت سے غافل ہوگئے اور ہماری

ادام اللہ تائیدہ طلب ما عند اللہ فرقی معارج الدنیا و العقبیٰ

ہمیشہ رکھے اللہ انکی تائید کو اللہ کی رضا طلب کرنے دنیا اور آخرت کی بلندی پر چڑہے

لیس من اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

اللہ پاس دشوار نہیں تمام عالم کو ایک میں جمع کرنا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطاع امیری فقد اطاعنی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے جسنے کہ میرے امیر کی اطاعت کی پس میری اطاعت کیا

والامیر لیس الا من کانت امور الحکومۃ فی قبضتہ ومہام الریاسۃ

نہیں ہے امیر مگر وہ شخص جسکے قبضہ میں امور حکومت ہو اور ریاست کے کام

موکلۃ ومشیدۃ بحسن تادتہ فسلطاننا العادل والحاکم

اونکی نیک کوشش سے مضبوط و استوار ہو پس ہمارے عادل بادشاہ اور سخی حاکم

الباذل امام المومنین رئیس المسلمین خلیفۃ من رب العالمین

مومنوں کے امام مسلمانوں کے رئیس پروردگار عالم کے خلیفہ

الملک الرحیم والامیر الکریم سمیّ ذی النورین حائزی

بادشاہ رحیم اور امیر کریم ہمنام حضرت عثمان ذی النورین کے احاطہ کرنیوالے

سعادة الدارين الآصف السابع والنظام السادس

ہر دو جہان کی نیکی کو ساتویں آصف چھٹے نظام

اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان نظام الملک آصفجاہ بہادر

اعلی حضرت نواب میر عثمان علی خان نظام الملک آصفجاہ بہادر

مد ظلہ العالی وادام اللہ اقبالہ تعالی فوجب بالکتب والسنة

اللہ تعالے آپکے بلند سایہ کو دراز کرے آپکی بلند اقبال کو ہمیشہ رکھے پس قران و حدیث سے آپکے حکم کی

الطاعة لامرہ واجابة حکمہ وھو باعدل الانتظام وحسن الاھتمام

اطاعت و اجابت واجب ہوئی اور آپ بہترین انتظام اور نیکترین اہتمام

واکمل الفراسة واتم الکیاسة انتخب المولی المعظم

اور کاملتر فراست اور پوری دانائی سے ہمارے بزرگ صاحب اور

علامتنا المکرم الذی ھو مجمع البحرین من علوم الدنیا

مکرم علامہ کو انتخاب فرمایا جنہوں نے علوم دنیا اور فیوض عقبٰی کے مجمع البحرین ہیں

وفیوض العقبٰی لیس لہ نظیر فی الافاق وحسن الاخلاق

جنکا مثل زمانہ میں اور حسن اخلاق میں نہیں ہے

الذي ينيل ويعطي على الاطلاق ما يكاد يعد فوق ما يطلق

آپکا پہونچانا اور بخشش کرنا بلا قید ہے جو قریب ہوتا ہے حد استطاعت سے خارج ہونیکو

ففوض الادارة الجليلة خدمة معين المهامي للامورات

پس تفویض کیئے حکومت بزرگ امورات مذہبیہ کے واسطے معین المهامی کی خدمت

المذهبية وصدر الصدور لانتظام مهام الدينية الضرورية

دین کے ضروری بڑے کاموں کے انتظام کے لئے صدر الصدور کی خدمت

الى من انتهت اليه رغبات الطالبين واستنارت بهدايته

جنکی طرف طالبین کے خواہش منتہی ہوتے ہیں اور معتقدین آپکی ہدایت سے

المسترشدين مولانا الصوفي الحاج الحافظ مولوي محمد انوار الله

نور پاتے ہیں مولنا صوفی حاجی حافظ مولوی محمد انوار اللہ صاحب

صاحب لازال انوار بركاته ساطعة مادام طلع القمران

آپکے انوار برکات ہمیشہ روشن رہیں جب تک ماہتاب اور آفتاب طلوع ہوتے رہیں

واستنار بعكسهما الملوان فلله در هذا الرئيس حيث اعطى

اور شب و روز انکے عکس سے نور پاتے رہیں پس خالص اللہ ہے اس رئیس کی نیکی ایسی حیثیت سے عطا کئے

هذه الخدمة الجليلة العظيمة لمن اهل لها ووهب

یہہ جلیل اور بزرگ خدمت اونکو جو وہ لایق اوسکے ہین اور بخشے

هذه العهدة المحترمة المكرمة لمن يليق بها فاستقت الامور المذهبية

یہہ مکرم ومحترم عہدہ اوس شخص کو جو سزاوار اوسکے ہے پس برابر ہوئے مذہبی امور

بهمته وتعاهد ما بذمته فهو مستيقظ لا انه كل ولا غافل

انکی ہمت سے اور اوسکا انکے ہی ذمہ پر پس وہ بیدار ہین نہ کاہل نہ غافل

يستقبل الحاضر بالحزم والعاجل فحين ما وقع الارجاف

توجہ کرتے ہین امور حاضرہ اور آیندہ مین ہوشیاری سے پس جوقت کہ واقع ہوئی افواہ

وبلغ الخبر بان روية هلال عيد الفطر في قرية

اور انکو خبر پہونچی تحقیق کہ رویت ہلال عید الفطر کی قریہ ناندیر مین ثابت ہوئی

نانديرقد تحققت ولدى قاضي تلك البلدة قد ثبتت

اور اوس گاؤن کے قاضی کے پیشی مین ثابت ہوئی

وان المسلمين هنالك عازمين لاداء صلوة العيد في هذا اليوم السعيد

اور اوس یوم سعید مین وہان کے مسلمان صلوٰۃ عید ادا کرنیکا قصد کئے ہین

وكان ولاة تلك القرية قد انهوا الخبر بثبوت العيد

اور اوس قریہ کے حکام عید کے ثبوت کی خبر بذریعہ تار پہونچا چکے

بذريعة البرق (اعني ٹيلگراف) فثم شيخ الاسلام

پس شیخ الاسلام

لتحقيق الواقعة فكرر السوال مرارا متعددة وقرر العهدة

واسطے تحقیق واقعہ کے مستعد ہوئے پس بارہا متعدد دریافت کیے اور مقرر کیے

على اهل الخدمات العالية كالصوبة والتعلقدار من جانب السركار

اس امر کی ذمہ داری اہل خدمات عالیہ پر مانند صوبہ و تعلقدار کے جانب سرکار سے مقرر ہوئی

مرارا بذريعة التار الا ان ذلك اليوم قد صادف التعطيل

متعدد بار تار کے واسطے سے مگر اوس روز صاحب عالیشان ہیکے محکمہ جات کے

للمتعهدين في الدولة البرطانية فتاخر وصول الجواب الى قرب الزوال

حکام کو تعطیل تھی جواب پہونچنے میں قرب زوال تک دیر ہوئی

وبعد وصولها من الطرق المختلفة عن الولاة المتعهدين بالتواتر

اور بعد پہونچنے اخبار کے مختلف طریقوں سے متواتر حکام متعہدین کے ذریعہ سے

المأمون عن التزوير قد ثبت لدى شيخ الاسلام رؤية الهلال

جو کذب سے مامون تھے اس وقت شیخ الاسلام کے نزدیک رؤیت ہلال ثابت ہوئی

و بعد ذلك اعلن بالعيد و الافطار بعد حصول الحكم من السركار فلما

اور اسکے بعد بحصول حکم سرکار افطار و عید کا اعلان دے دئے پس جس وقت

كان خبر التار لا ينحط عن الخط و الكتابة و لذا نرى انه حفظه الله

خبر تار خط اور کتابت سے اعتبار میں کم نہ ہوئی اور اسی واسطے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ اسکی حفاظت کرے

قد احسن و اصاب والله اعلم بالصواب فان قيل ان خبر التار غير مقبول

تحقیق کہ نیکی اور کار بہتر کیئے اور اللہ صواب کا دانا تر ہے پس اگر کہا جاوے تار کی خبر شرع میں مقبول نہیں

في الشريعة قلنا قد افتى جمع من علماء الجامع الازهر بمصر بالقبولية

کہینگے ہم جامع ازہر کے تمامی علماء اسکی قبولیت کا مصر میں فتوی دے دئے

و قالوا ان خبر التار مثل الكتاب و الخطوط فاذا كان بلوغ الخبر بالتار

اور کہے تحقیق کہ تار کی خبر مثل خطوط کے ہے پس جبکہ تار کی خبر پہونچی

مامون عن الزيادة و النقصان و التحريف و التزوير فلا شك

جو زیادتی و کمی و تحریف اور تزویر سے امن پا گئی ہے پس شک نہیں

انه یسوغ للحاکم ان یستند فی حکمه علیه کما ان الخط

کہ حاکم نے اپنے حکم مین اوسکو سند لے جیسا کہ تحقیق کہ خط

الموصوف بصفة تعتبر یجوز ان یکون سببا للحکم واذا حصل التماثل

جو اس صفات سے موصوف ہو جایز ہے کہ وہ واسطے حکم کے سبب ہو اور جبکہ حاصل ہو تماثل

فالتفریق بلا فارق انما هو افتراق و لجاج بلا حجة و شقاق

پس تفریق بلا فارق ہے سیوا اسکی نہین کہ وہ تفریق اور گفتگو بلا دلیل اور خلاف ہے

یا اصحاب الاعتراض ان کان خبر التار غیر مقبول لدیکم من حیث

ای صاحبان اعتراض اگر تار کی خبر تمہارے نزدیک مقبول نہین ہے اس حیثیت سے

ان شهادة من اهل غیر دیننا فلما ذا هذا السکوت فیما تجری

کہ وہ گواہی ہمارے اہل دین کے غیر کی ہے پس کس لیئے اس مین سکوت کرتے ہین جو کہ حکم

من الاحکام بها کالعقود و القصاص و غیرها و نحوها اهل بلزا لام علیکم

مثل قتل اور قصاص انکی گواہی پر جاری ہوتے ہین آیا تمہارے لازم نہین ہے

ان تعارضوا فی ذلک لان الحدود تندرئ بالشبهات فالاعتراض

یہہ کہ معارضہ کرین اسمین بھی اسلیئے کہ حدود دفع ہوتے ہین شبہات سے پس اعتراض

فيها اولى واحرى وقد قال رسول الله صلى الله عليه و

اس میں بہتر اور لائق تر ہے اور تحقیق فرمایا ہے رسول اللہ درود وسلام اللہ کا

سلم ادرؤا الحدود بالشبهات فكيف يسلم التسهيل والتهاون

آپ پر دفع کرو تم حدود کو شبہات سے پس کیونکر تسلیم کیا جاوے سہولت اور سستی

في حقوق العباد والتشديد والتوكيد في حقوق رب العباد

بندوں کے حقوق میں اور سختی و درشتی حقوق رب العباد میں

وباغضاء النظر عن الالزامات الكثيرة الواردة عليكم فانه مع ذلك

اور چشم پوشی کرنے اعتراضات بہت سے جو تم پر لازم ہوتے ہیں پس تحقیق کر

لدى مولنا حجج وقرائن ومسوغات كثيرة فمنها انه قد بلغت الكتابات

شان یہ ہے با وجود اوسکے ہمارے مولانا پاس دلائل و قرائن جواز بہت ہیں پس بعض اون میں سے تحقیق پہنچا ہے

والخطوط من البقعتين المباركتين مكة المعظمة والمدينة المنورة

بہت سی کتابات اور خطوط دو مبارک جایوں سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ

اعني الحرمين الشريفين زادهما الله شرفا وتعظيما ان روية الهلال ثبتت

اعنی حرمین شریفین سے زیادہ کرے اللہ ان دونوں کی بزرگی اور تعظیم تحقیق رویت ہلال کی ثابت ہوئی

هناك في يوم الخميس وصاموا مقيمي البلدتين المباركتين يوم الاثنين
اوس جانے پنجشنبہ کے روز اور روزہ رکہے روز جمعہ ہر دو مبارک شہر والے

وعليه يكون اليوم المتنازع فيه بعد كمال العدة احدى وثلثين
اور اوس حساب سے جو تلے ہے روز متنازع فیہ بعد کمال شمار کے اکتیس

فكيف يجوز اتمام صيام هذا اليوم المتنازع فيه بعد كمال العدة بيقين
پس کیونکر جائز ہوگا پورے کرنا روزہ دن کا اوس روز مین بعد کمال شمار کے یقینا

مع قوله صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم
باوجود اسکے قول صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکہو چاند دیکہہ کر اور افطار کرو چاند دیکہہ کر

عليكم فاكملوا العدة ثلثين والا فليلزم على قولكم تجويز صيام
پس اگر گرد پاؤ تم پر پس کامل کرو گنتی تیس روز کی ورنا لازم ہے تمہارے اس قول پر

الايام الخمسة المنهي عنها في كل العام وجاء في الكتب الفقهية
لازم آتا ہے جائز ہونا پانچ روزوں کا جو ہر سال مین ممنوع ہے اور کتب فقہ حنفیہ مین

الحنفية لا عبرة لاختلاف المطالع تقاربت او تباعدت المواضع
آیا ہے اختلاف مطالع کا اعتبار نہین جائیکہ نزدیک ہو یا دور ۔

ولا يضره خلاف الشافعية لان المقلد انما يحكم بمذهبه

اور شافعیہ کا خلاف اسکو کچھ ضرر نہین دیتا اسلئے تحقیق کہ مقلد جز این نیست کہ حکم کریگا اپنے مذہب

وحكم القاضى اذا لم يرفع الخلاف على القول المرجوح

اور حکم قاضی جبکہ نہین رفع کرتا ہے خلاف کو قول مرجوح پر

فاقل الاحوال ان لا يطعن الصائمون على المفطرين ولا المفطرون

پس کم سے کم یہہ کہ نہ طعن کرین روزہ داران روزہ توڑنیوالون پر اور نہ روزہ توڑنیوالے

على الصائمين وصدر الدين رجب بالفريقين هذا ما

روزہ دارون پر اور صدر دین فراخ ہوئے ہین فریقین کو یہہ وہ بحث ہے

يلزم ان يقال فى تسويغ حكم مولنا باثبات العيد وهو مطابق

لازم ہوتا ہے یہہ کہ کہا جاوی مولانا کا حکم اثبات عید مین جو جاری ہوا وہ مطابق ہے

لما افتى به مولنا المرحوم عبد الحى صاحب فانه قد وقعت

اوس سے جو فتوی دیئے مولانا مرحوم عبد الحی صاحب پس تحقیق کہ شان یہہ واقع ہوا

فى زمانه واقعة نظير هذه الواقعة وكتب فيها فتوى

اونکی زمانہ مین ایک واقعہ مثال اس واقعہ کے اور لکھے فتوی اوسمین

سمیتها الفلک الدوار فی رؤیۃ الهلال بالنهار
اور اوسکا نام الفلک الدوار فی رویۃ الہلال بالنہار رکھے

وهذه عبارته قال بعثنی علی تالیفها وقوع حادثۃ فی هذه السنة
اور اوسکی عبارت یہ ہے کہ کہے برانگیختہ کیا مجکو اوسکی تالیف پر وقوع حادثہ اس سال مین

وما قبلها وذلک فی السنة الماضیة السنة الرابعة والتسعین
اور ما قبل اوسکے سنہ ماضیہ بارہ سو چورانوے ہجری نبوی کہ اوسکے

بعد الالف والمائتین من الهجرة النبویة علی صاحبها افضل صلوٰة
صاحب پر افضل صلوٰۃ اور تحیہ

وتحیة رئی هلال رمضان لیلة الاثنین وصام الناس یوم الاثنین فلما
دیکھا گیا ہلال رمضان شب دوشنبہ اور روزہ رہے لوگ روز دوشنبہ پس جب کہ

جاء یوم الاثنین التاسع والعشرون من ذلک الشهر تراءا الناس
آیا روز دوشنبہ انتیسوین تاریخ اوس مہینے کی باہم دیکھے لوگ

الهلال فلم یتیسر فی بلدتنا لکهنؤ رؤیتہ لاحاطة السحاب بالسماء
ہلال کو پس نہ میسر ہوئی رویت ہمارے شہر لکھنؤ مین بسبب احاطہ کرلینے ابر کے آسمان کو

فاصبح الناس يوم الثلثا صائمين ظانين انه يوم الثلثين

پس صبح کیے روز لوگ روزہ سے اس گمان سے کہ وہ تیسوین تاریخ ہے

ثم وصل الخبر من بلدة كانفور وبعض القرى المتصلة بها

پھر شہر کانپور اور بعضی قریہ جات متصلہ سے اوسکے خبر پہونچی کہ شب گذشتہ اس بلدہ مین

البلدة رؤية الهلال في الليلة الماضية وجاء الشهود ليشهدون

رویت ہلال ہوئی اور آئے گواہان گواہی دینے

بذلك فوقع الافتاء بالافطار عند ذلك فافطرنا عند ضحوة الكبرى

اس پر پس افطار کا فتوی واقع ہوا اور اس روز دوپہر کے قریب ہم افطار کئے

وشاع ذلك الخبر في المواضع القريبة والبعيدة فافطر الناس

اور شائع ہوئی یہہ خبر مواضعات قریب اور بعید مین پس افطار کئے لوگ

كلهم الا الطائفة الامامية فانهم خالفونا زعما منهم ان ذلك

کل اونکے مگر گروہ امامیہ پس تحقیق کہ انہونے ہمارا اخلاف کئے اس زعم سے

فعل نجاح لهم وقد ساؤا حيث صاموا يوم العيد واستحقوا الوعيد

فعل نجات دہندہ ہے اونکے لئے حالانکہ وہ برا کئے کہ روز عید روزہ رہے اور مستحق وعید ہوئے

وحسبوا انهم احسنوا وبدا لهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون

اور گمان کیئے تحقیق کہ وہ اچھا کیئے اور ظاہر ہوا اونکے لئے اللہ کی جانب سے جو نہیں سمجھتے تھے

وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون انتهى واما اعلان مولينا

اور احاطہ کیا اونپر سبب اوس چیز کے جو ٹھٹھا کرتے تھے اور لاکن اعلان دینا مولانا کا

لصلوة العيد من الغد في اليوم الثاني فهو الذي موافق للهدي النبوي والمذهب

یوم ثانی واسطے نماز عید کے پس وہ موافق ہے سنت نبوی و مذہب حنفی کے

الحنفي كما قال صاحب الهداية فان غم الهلال وشهدوا عند الامام

جیسا کہ کہا صاحب ہدایہ پس اگر پوشیدہ ہوا ہلال اور گواہی گزری نزدیک امام

برؤية الهلال بعد الزوال صلى العيد من الغد لان هذا تاخير بعذر

رویت ہلال کی بعد زوال کے روا کیجاوی نماز عید دوسرے روز اسلیئے کہ یہ تاخیر ہے بسبب عذر کے

وقد ورد في الحديث اخرجه الدارقطني ولما شهدوا بالهلال

اور وارد ہوا حدیث میں اخراج کیئے اوسکو دارقطنی اور جب گواہی دی ہے رویت ہلال کی

بعد الزوال امر بالخروج الى المصلى من الغد فان حدث عذر

زوال کیے بعد حکم کیا جاے دوسرے روز واسطے نکلنے کے بطرف عیدگاہ ۔ پس اگر حادث ہوا عذر

يمنع من الصلوة في اليوم الثاني لم يصلها لان الاصل فيها

منع کرتا ہے دوسرے روز مین نماز پڑہنے سے نہ نماز ادا کرے اسلئے تحقیق کہ اصل اسمین

ان لا يقضي كالجمعة الا انا تركناه بالحديث وقد ورد بالتاخير

یہہ ہے مثل جمعہ کی نماز کے یہہ ہی قضا کیجائے مگر تحقیق کہ ہم اوسکو بسبب حدیث بالتاخیر ترک کرتے

الى اليوم الثاني عند العذر انتهى ومما ينبغي التنبيه عليه ما وقع

وقت عذر روز ثانی تک معاصرین سے جس چیز مین شبہ واقع ہوا

فيه لبعض المعاصرين حيث قالوا بلزوم قضاء صوم يوم العيد

اوس سے آگاہ کرنا لازم ہوا اس حیثیت کہ کہے عید کے روز کے روزہ کی قضا لازم ہے

وقالوا ان الناس قد شرعوا في صوم يوم وهو عبادة وابطال

اور کہے تحقیق کہ لوگ عید کے روزہ مین شروع کئے اور وہ عبادت ہے اور باطل کرنا

العبادة بعد الشروع فيها موجب لقضائها ونسبوا ذلك الى الصاحبين

عبادت کا شروع کرنے کے بعد قضا کا موجب ہوتا ہے اور نسبت کی اس امر کو طرف صاحبین

محمد وابي يوسف رحمهما الله تعالى وهذه زلة ممن افتى بذلك

محمد اور ابی یوسف رحمہما اللہ کے اور یہہ لغزش ہے اوس شخص سے جو فتوی دے

الی الصاحبین زلة اخری ومنشاء الاشتباه انهم رأوا فی الهدایة

نسبت کیا اوسکو طرف صاحبین کے یہہ لغزش دوسری ہے اور منشاء اشتباہ کا تحقیق کہ انہوں نے دیکھی ہدایہ مین

هذه العبارة حیث قال ومن اصبح یوم النحر صائما ثم افطر

اس عبارت کو اس حیثیت سی کہیے جو شخص کہ یوم النحر روزہ رکھا پھر افطار کیا

لا شئ علیه وعن ابی یوسف ومحمد فی النوادر ان علیه القضاء

اوسپر کوئی شئے نہین اور ابو یوسف ومحمد سے نوادر مین یہہ کہ اوسپر قضا ہے

فظن من افتی بوجوب قضاء صوم عید الفطر الذی افطره الناس

پس گمان کیا جو شخص کہ صوم عید الفطر کے وجوب قضا کا فتوی دیا جسکو افطار کیے لوگ

بعد ثبوت انه یوم عیدهم من معاصرینا ظن ان ذلك نظیر

بعد ثبوت اس امر کے کہ وہ اونکی عید کا روز ہے بعض ہمارے ہمعصر گمان کیے اوسکو نظیر

قول الصاحبین بوجوب القضاء علی من افطر عن صوم یوم النحر

صاحبین کے قول کی واجب ہونے مین قضا کے اوس شخص پر جو یوم النحر افطار کیا

ولیس الامر کذلك وانما قول الصاحبین رحمهما الله فی من

حالانکہ ایسا حکم نہین ہے اور جز این نیست کہ قول صاحبین رحمہما اللہ اوس شخص

قصد النفل وشرع فیه ثم ابطله سواء عندهما العید وغیرها

جو نفل کا قصد کیا اور اوسمین شروع کیا پھر اوسکو باطل کیا صاحبین کے نزدیک عید ہو یا غیر عید

والامام استثنی العید واما من لم یقصد النفل فبالاتفاق منهما

اور امام صاحب عید کو استثنا کی اور لیکن جو شخص کہ نفل کا قصد نہین کیا پس بالاتفاق اون دونوں اور

والامام وسائر اهل المذهب الحنفی ان لا قضاء علیه قال فی

امام صاحب اور تمامی اہل مذہب حنفیہ کے نزدیک اوس پر قضا نہین ہے کہتے

الدر المختار شرح تنویر الابصار ولزم نفل شرع فیه قصدا

در المختار مین جو شرح تنویر الابصار کی ہے اور لازم ہوتی ہے نفل جسمین قصدا شروع کیا

قال فی الشرح فلو شرع ظنا فافطر ای فورا فلا قضاء اما لو مضی

کہے شرح مین پس اگر شروع کیا گمان سے پھر افطار کیا یعنی فورا پس نہین قضا لیکن اگر

ساعة فی وقت النیة لزمه القضاء لانه یضیفها صار کانه نوی

گذری ایک ساعت وقت نیت مین اوسکی قضاء لازم ہوتی ہے اسلئے تحقیق کہ ادنی ادا کری اوسکو گویا کہ

للصوم علیه فی هذه الساعة الا فی العید ومن ایام التشریق انتهی قلت والحاصل

نیت کیا اور ادا کی اوسپر اس ساعت مین مگر عید اور ایام تشریق مین اور حاصل یہ

في العيدين وايام التشريق للصاحبين فيما اذا قصد النفل ايها غير

عيدين اور ايام تشريق مين واسطے صاحبين کے بيچ اوس چيز کے جبکہ نفل کا قصد کيا کوئی

النفل اذا ابطله فلزوم القضاء لا للشروع بل لانه لازم على كل الحال

جبوقتکہ غير نفل کو باطل کيا پس لزوم قضاء بسبب شروع کرنيکے نہين بلکہ وہ لازم ہے ہر حال مين

والامر ظاهر لا غبار عليه فليتامل في ذلك معاصرينا قال صاحب

اور امر ظاہر ہے نہين ہے غبار اوس پر ہمارے اہل عصر اسمين تامل کرنا چاہيے کہے صاحب

فتح القدير وعن ابي يوسف الحاصل ان الشروع في صوم يوم

فتح القدير اور ابو يوسف سے حاصل يہہ ہے جس روز روزہ کا رکھنا ممنوع ہے

من الايام المنهية ليس موجبا للقضاء بالافساد وقال

اوسکو شروع کرکے ترک کرنے سے قضاء لازم نہين آتی اور بيان کيا ہے

بدر الدين العيني في البداية شرح الهداية لا شيء عليه

بدر الدين عيني بدايہ کی شرح بدايہ مين نہين ہے کوئی شے اوپر

اي لا قضاء عليه لان القضاء انما يبتني على سلامة الواجب

يعنے اوسپر قضاء نہين اسليے کہ تحقيق کہ قضاء واجب کی سلامتی پر مبنی ہوتی ہے

عن شائبة الحرمة وصوم يوم النحر حرام ولما كانت الاختلاف
جس میں کہ شائبہ حرمت کا ہے اور یوم النحر کا روزہ حرام ہے اور جبکہ اختلاف مسئلہ رؤیت

في مسئلة رؤية الهلال بالنهار الى الآن اشتهر لزم ذكر احكامه مفصلا
ہلال میں دن کے مشہور ہے لازم ہوا ہم پر یہ کہ ذکر کریں ہم احکام کو اوسکے مفصلًا

قال شمس الائمة الحلوائي لو رأوا الهلال بالنهار لا يفطرون في
کہے شمس الائمہ حلوائی اگر ہلال کو روز میں دیکہیں تو نہ افطار کریں ابو حنیفہ رحمہ

قول ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله وقال ابو يوسف ان رأوه قبل
قول میں اور محمد کے اور کہے ابو یوسف اگر دیکہے قبل زوال

الزوال افطروا لانه من الليلة الماضية وبعده لا والمذهب المختار
افطار کریں اسلئے تحقیق کہ وہ گذشتہ شب کا ہے اور اوسکے بعد نہیں اور مذہب مختار

وظاهر الرواية على ما في عامة كتب الحنفية هو عدم عبرة رؤية النهار
اور ظاہر روایۃ اوسپر جو عام کتابہای حنفیہ میں ہے وہ رویت روز کی معتبر نہیں

مطلقا سواء كان ليلا وصباحا وهو مذهب الشافعي رحمه الله
بلا قید آخر روز یا اول روز کہ اور وہ مذہب شافعی رحمۃ اللہ ہے

فطوبى لكم يا اهل الاسلام ونعم البشرى لكم يا ارباب

پس خوشخبری ہے تمہارے لئے اے اہل اسلام و ایمان اور بشارت ہو تم کو اے صاحب

دیننا من الادیان فالآن بلغ زمان الانتظام على طبق مرادكم

اصحاب دین تمامی دینوں کے پس اب پہونچا تمہاری مراد کے موافق انتظام کا زمانہ

وقدم وقت الاهتمام على وفق مركوز فؤادكم لانه قد امر

اور تمہارے دلوں کی خواہش کے مطابق اہتمام کا وقت پیش آیا اسلئے کہ تم پر عالم

العالم الفاضل عليكم حاكما والحبر الكامل لفصل خصومات بينكم قاضيا

فاضل حاکم ہوئے اور تمہارے مابین کے تنازعات کے فیصلوں کیلئے عالم کامل قاضی گر

فبه ينتظم امور الدينية ومنه تهتم مهام المذهبية

پس اونہی سے امور دینیہ کا انتظام ہوگا اور اونہی سے مذہبی بڑے کاموں کا اہتمام ہوگا

مضى ما مضى من البحث ما كان في الحال ويرفع ظلمة سحاب

فی الحال جو کچھ بحث گزری سو گزری آئندہ رویت ہلال میں

الامتراء بانوار الانتظام من رؤية الهلال في الاستقبال

اسکے انوار انتظام سے ظلمت سحاب شکوک دور ہوجائیگی

ان شاء اللہ المستعان وعلیہ التکلان فالآن لازم علیکم

اگر چاہے اللہ مستعان اور اسی پر توکل ہے پس اب تم پر لازم ہے

ان یشکروا اللہ العزیز المنان وادعوا بخشوع القلب وخضوع

اللہ غالب منت کرنیوالے کا شکر کریں اور دعا کرو خشوع قلب اور خضوع دل سے

الجنان لھذا السلطان العلو الشان اللھم یا مجیب الدعا آمین

اس بادشاہ بلند شان کے لیئے ای اللہ ای قبول کرنیوالے دعاؤں کے

اجعل ھذا العید السعید لمن کان بذاتہ المبارکۃ انتظام

گردان اس نیک عید کو واسطے اوسکے کہ ریاست اسلامیہ امور کا انتظام جسکی مبارک ذات سے

امور ریاستہ الاسلامیۃ لازمۃ واھتمام مھام السلطنۃ

لازم ہے اور سلطنت دینیہ کے بڑے بڑے کاموں کا اہتمام

الدینیۃ قایمۃ عایدا علیہ عاماً بعد عام یا ذالجلال والاکرام

قائم ہے سال بسال آپ پر عود کرنے والی ای صاحب بزرگی اور بزرگی کے

بل کل ایام عمرہ الشریف اعیاداً ولیالی بقائہ مبارکۃ وسعاد

بلکہ تمام روز عمر شریف آپکے عید دن اور آپکے بقا کے راتیں مبارک اور نیک

بحرمت النبي وآله الامجاد . آمين آمين لا ارضى بواحدة حتى اضيف اليه

حرمت نبی اور انکے آل امجاد کے   میں نہیں راضی ہونگا ایک پر یہانتک کہ ضم کروں

الفاً امينا وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام

اس کے طرف ہزار آمین کو   آخر خواہش ہماری یہ کہ جمیع حمد ثابت ہیں واسطے پروردگار عالموں کے اور رحمت اور سلام

على رسوله سيد المرسلين وآله واصحابه الطيبين الطاهرين اجمعين

اوپر اسکے رسول سردار رسولوں کے   اور اوپر انکے آل اور اصحاب پاک اور پاکیزہ کے

التقريظ للعالم الاكمل والفاضل الاجل مولانا المولوي شيخ صالح بن علي بن ناصر بن جابر اليافعي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي لا نعول على سواه ولا نعبد الا اياه والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله واصحابه ومن
ووالاه اما بعد فان مسئلة جواز الحكم الشرعي بالافطار وثبوت عيد رمضان بخبر التار (تلغراف) لما اختلف
في هذه الاوان فيها الانظار فمن قائل بالجواز ومن قائل بسقوطه عن رتبة الاعتبار وكان ينبغي ان يكون
الجواب ترجيحا علما بانه اذا كان بدء صوم المسلمين ولكن قال البعض من يعتمد عليه ويحق جعله مناط الحكم
القاضي لا فرق بين ان يكون من السلاطين امر ثابت بعد حتى القول بالجواز اقضى القضاة
بلدة حيدر آباد الدكن المحروسة ... اللهم ... المستنير ...

في التزام حكمه الى فرقتين طائفة قالت بوجوب الانظار واختلف هؤلاء في سبب الوجوب فمنهم من يعتقد جواز
الحكم بخبر التاتار ومنهم من يجعل سببه لزوم الضرر وسد ذريعة الفتنة ولما صرحوا به في الاصول ان حكم القاضي
يرفع الخلاف واذا ساغ ذلك تحقق ان مسئلتنا هذه من ذلك القبيل قالوا واذا جوز الشارع تاخير الصلاة
المكتوبة عن وقتها خلف الولاة الظالمين فليس اولى ان يسوغ ويجوز الاخذ بحكم القاضي فيما لو
فيه حاله التعين وقالوا ان كثيرا من فقهاء المذاهب الاربعة قد جوزوا في نحو هذه المسئلة للشخص ان يعمل
بحاسة الموثوق به ويجوز العمل بخبر من يقع في قلبه صدقه مع لزوم احتقاء ما خالف ما عليه جماعة
المسلمين وعامتهم واستدلوا بما نقلوا عن اعتبار خبر التاتار بحجج وادلة ليس هذا موضع بسطها ولا
اوان نشرها وانما بعثني على رقم هذه الاحرف الكلمات ان اخونا العلامة الفاضل
المحقق المولوي ابو سعيد محمد رحمت الله سلمه الله ابن القاضي كريم محي الدين المرحوم
المنتظم بحكم المجددات ليكون نظام احدى العلماء المصلحين قد كتب في هذه المسئلة فتوى بينها
وجيزة العبارات بليغة شفاة رقيقة تستوعب معانيها الفاظها وتقرب البعيد باشاراتها وايمائها
دعى المتنازعين فيها الى الصلح والوفاق وترك التفرق والشقاق وابدا توجيهات مويدة الحكم قاضي القضاة
ولقد اضاف الى الذب عن شيخ الاسلام الذي قد عرف فضله وشهد بصحته رسول الله صلعم الحاكم العالم
فلا عتب على احد فيما اداه اليه اجتهاده اليس قد اثبت النبي صلعم للمصيب في اجتهاده اجرين

وللمخطئ اجر واحد ولذلك كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يختلفون في المسائل الفروعية
فلا ينقم بعضهم على الآخر ولا يطعن في مخالفه وانما يرشدون الطالب الى الصواب من السنة والكتاب ويتناصحون تناصح الاحباب
اما الآن فقد جهل من الدين ما كان معروفا وتنكر ما كان مشهورا لوفاة الذي خلوف اصحاب الذين بينهم غربا
قبل ان يعجل بهم الله الغيير فتنكبوا عن شرعه وانعاجوا عن طريق جملته نعياذا بالله من وجبات الدمار
وموبقات الاوزار وغضب الجبار اللهم انا نبرأ اليك من اناس جعلوا اهم همهم سب العلماء وشعارهم الطعن في
ورثة الانبياء واذا كانت اشاعة الفاحشة بين المؤمنين مما توعد عليها فما بالكم ايها الزائغون في اختلاقها فيهما
ونشرها على من عرضهم ولحمهم مسموم اليك اللهم المشتكى من اناس خالفوا الشرع المنقول وما توجبه العقول
وقول السفهاء الاحلام وهل ترتبط الاقوام بدون رؤساء ذوي احترام وولاة وحكام وسلطان وامام
اليس عدم الرضا عن هؤلاء او الطعن فيهم وعدم طاعتهم تسبب في اخلال الوحدة وافضاء بالامة
الى الفوضاء اما تعلمون انه كما لا يوجد في الناس جسد بلا راس كذلك لا ترى امة تبقى حياتها منتعشة
بلا رئيس ونحن لا نمنع الامر بالمعروف والنصح بالملاطفة والوفاق انما نمنع ونحذر عن المكابرة والتخاذل والتقاطع
وهذا هو ما دعى اليه اخونا المولوي العلامة في رسالته فجزاه الله خير الجزاء في الاخرة والاولى
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على خاتم النبيين والمرسلين

كتبه الحقير صالح بن علي بن ناصر اليافعي